رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

ایڈیٹر و مینیجر قاضی محمد اسمٰعیل احمدی

فاروق

قادیان

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۲۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ مطابق ۸ ستمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

(۲) بارش کے نہ ہونے سے فصل خریف خشک ہو رہی ہے۔ خدا رحم کرے۔ آمین۔

(۳) یہ پرچہ ۷ اگست کے بعد ۷ ستمبر کا شائع کیا جاتا ہے۔ اس التوا کا باعث فاروق کی مالی حالت ہے۔ اور موجودہ اشاعت فاروق کی صرف ۲۱۵ ہے۔ جس میں تبادلہ کے پرچے بھی شامل ہیں۔ اس اشاعت پر اخبار کا ہفتہ وار نکلنا تو درکنار۔ ماہوار نکلنا بھی ناممکن ہے۔ امید نہیں۔ کہ فاروق چل سکے۔ خدا رحم کرے۔ آمین۔

(۴) جن احباب کے ذمہ بقایا ہے۔ اگر خدا ان کے دل میں ڈالے۔ تو ادا فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں۔ ورنہ حوالہ بخدا

(۵) بقایا داران کے کسی قدر نام صفحہ ۲ پر مع رقم بقایا درج ہیں۔ وہاں سے دیکھ لیں۔

باغیانِ خلافت سے خطاب

(از قلم محمد ابراہیم اٹھوالوی)

جھوٹے چیلنج اور دھمکی کی کوئی وقعت نہیں
تین نکلے گر جماعت سے کوئی پرواہ نہیں
گالیاں دینا خطوں میں کام اچھوں کا نہیں
تہمتیں نیکوں پہ رکھنا شیوۂ اشرار ہے
وقت ہے توبہ کرو اور کبر و نخوت چھوڑ دو
عزتیں گر چاہتے ہو خاک میں مل جاؤ تم
مال اور اولاد کے باعث نہ فتنہ میں پڑو
قدرتِ ثانی بھی ہیں محمود اور موعود بھی
ساری دنیا چھوڑ دے پر ہم نہ چھوڑیں گے انہیں

کیا بگاڑ سکتا ہے اس کا جس کا خود مولیٰ ہو یار
اور بھی نکلیں اگر آجائیں گے یاں صد ہزار
اور پھر اس کو سمجھنا موجب صد افتخار
دیکھ لو احرار کو کیسے ہوئے رسوا و خوار
تا نہ پڑ جائے کہیں تم پر خدا کی سخت مار
تاکہ تم کو پھر اٹھائے خاک سے پروردگار
آچکا قرآن میں حکمِ خدا یہ بار بار
آخرت میں آپ کے منکر بنیں گے اہل نار
خاکِ پا پر آپ کی کر دیں گے مال و جاں نثار

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

درخواست دعا: میرے ہمسایہ میں محمد بخش صاحب تار بابو کا چھوٹا بچہ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب اسکی صحت و درازی عمر کے لئے دعا فرمادیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست بقایاداران فاروق

نمبر خریداری	اسم گرامی	چندہ واجب الوصول
۱۴ء	خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب انجینئر	صہ
۹۴ء	پیر احسن صاحب صدیقی	عگ
۱۱۵ء	جناب نواب محمد علی خاں صاحب	صہ
۱۵۵ء	میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب	سے
۱۳۰ء	چودھری نذیر احمد صاحب انسپکٹر بنکس	للعہ
۲۴۳ء	مسٹر فضل کریم صاحب افریقہ	ہے
۲۷۶ء	ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن	سے
۳۷۲ء	مولوی عبدالحق صاحب بدوملی	صہ
۳۴۷ء	شیخ غلام محمد صاحب مرید کے	عگ
۳۴۴ء	منشی ظفر حسن صاحب پنشنر سامانہ	سے
۴۰ء	مولوی محمد ابوالحمید صاحب دکن	للعہ
۷۳ء	سید بشارت احمد صاحب وکیل دکن	ص
۷۸ء	شیخ احمد علی صاحب سٹیشن ماسٹر بنوں	عہ
۸۳ء	چودھری عبدالجلیل خاں صاحب مزنگ	للعہ
۱۰۹ء	خانصاحب عباداللہ خاں وکیل دہوری	سے
۱۴۸ء	میر محمد بخش صاحب وکیل	سے
۱۶۷ء	چودھری محمد یعقوب صاحب سمرالہ	لعہ
۲۴۲ء	ایم۔ اے رشید صاحب افریقہ	ص
۲۵۷ء	بابو محمد سعید صاحب ارشد کوہاٹ	ص
۳۳۹ء	چودھری شیخ احمد صاحب شملہ دہلی	ملے
۳۴۴ء	سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب جدہ والے	ع
۳۷۸ء	منشی حسن خاں صاحب مدرس	سے
۳۹۴ء	محمد بشیر خاں صاحب نیروبی افریقہ	ص
۳۴۴ء	بابو نصیر الحق خاں صاحب شملہ	سے
۴۳۸ء	ڈاکٹر حبیب علیخانصاحب ورنگل دکن	سے
۵۰۸ء	سید فخر الاسلام صاحب چکوال	عگ
۵۵۵ء	چودھری کریم بخش صاحب بھاگومٹی	للعہ
۵۵۶ء	منشی محمد یعقوب خانصاحب رائچور	سے
۶۰۲ء	سید محمود اللہ شاہ صاحب بی اے نیروبی	ع
۶۴۸ء	حافظ نور الٰہی صاحب رحیم یار خاں	عگ
۶۵۱ء	سید محمد حسین شاہ صاحب گرداور قانونگو	ہے
۷۱۳ء	شیخ محمد یوسف سوداگر چرم لائل پور	ع
۷۳۲ء	سید انتظار حسین صاحب دہلی	ع
۸۰۴ء	خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب	صہ
ء	چودھری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ	سے
۶ء	ملک عزیز احمد صاحب فیروزپور	صہ
۷۳ء	بابو فیض محمد خانصاحب منٹگمری	للعہ
۲۹ء	شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر ملتان	عہ

صرف یہ چند اسماء گرامی حسب گنجائش اخبار ان بقایاداران کے نقل کئے گئے ہیں۔ جن سے میں مؤدبانہ درخواست کرکے اس بقایا کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اس وقت اخبار فاروق زیر بار ہے۔ اگر یہ دوست بقایا ادا فرماویں۔ تو ازبس شکرگذار ہوں گا۔ پندرہ یوم تک انتظار کرکے پھر ان سب کے نام وی پی ارسال کروں گا۔ جن کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ ایڈیٹر

موذی مرض سیلان الرحم کیلئے زود اثر دوا

لیکوریا یعنی سیلان الرحم کی سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ادویات آپ کو ملیں گی۔ میں اپنی محترم بہنوں کی خدمت میں عرض کر دینا چاہتی ہوں۔ کہ لیکورائن ہر حالت میں آپ کی سچی ہمدرد اور مددگار ہوگی۔ لیکورائن کے استعمال سے کمی خون سر کا درد۔ چہرہ کی بے رونقی۔ کمر درد۔ سانس کا چڑھنا۔ دل کی کمزوری۔ نیلی پیلی رطوبت کا اخراج۔ بھوک کی کمی۔ گلہ کی خراش۔ نزلہ۔ کھانسی۔ دائمی قبض۔ سب دور ہوں گی ہیں نئی قوت اور نئی تازگی پیدا کرکے آپ کی گود کو نایاب موتیوں سے مالا مال کر دے گی۔ ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی عگ علاوہ محصول ڈاک

لیکورائن

ایل النساء بیگم حکیم حاذق معرفت احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ (پنجاب)

قوت مردانہ اور مالیس احتلام کی بے نظیر دوا

خطہ بنگال کی مشہور و معروف دوا

یادگار بنگالی

ساٹھ بوٹیوں کا جوہر

امرت بوٹی

ارسال کردہ یادگار بنگالی

امرت بوٹی ان نوجوانوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔ جنہوں نے عالم شباب میں خود اپنے ہاتھ سے یا کثرت جماع سے موتیوں کے برابر تولنے والی مردانہ طاقت کو زائل اور برباد کر ڈالا ہو۔ یا ان عمر رسیدہ لوگوں کے لئے اکسیر نایاب ہے۔ جن کی امنگیں بدستور قائم ہوں۔ مگر جسم اور اعضائے مخصوص کے پٹھوں سے اصل طاقت خارج ہو چکی ہو۔ امرت بوٹی کا سب سے اول اثر معدہ اور جگر پر ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے جریان۔ کثرت احتلام۔ سستی کمزوری دور ہو کر پانی کی طرح پتلی اور بہتی ہوئی قوت مردانہ شہد کی طرح گاڑھی ہو جاتی ہے۔ جوش جوانی کا لطف اٹھانے والے امرت بوٹی استعمال کریں۔ ۱۰۰ گولی کی شیشی ۱۲/ ۵۰ گولی ۸/ ۲۵ گولی ۴/ ۱۴ مریض کے حالات پہنچنے پر امرت طلاء جو بالکل بے ضرر ہے شیشی کلاں عہ نصف شیشی ۸/ روانہ کیا جاتا ہے۔

منیجر احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ (پنجاب)

اعلان نکاح

ایڈیٹر صاحب اخبار فاروق قادیان

میرے مکرم مہربان جناب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ذیل کی اطلاع اپنے اخبار کے کالموں میں شائع فرما کر مشکور فرماویں۔

خاکسار فضل محمد احمدی ولد نبی بخش سکنہ صدرپور ضلع لدھیانہ حال مدرس ملیکے تار و تحصیل پاکپٹن ضلع منٹگمری کا نکاح بعوض مبلغ ۲۰۰۰/ روپیہ حق مہر مسماۃ رحمت بی بی دختر چودھری فرید بخش احمدی چک ۳۹ ۱۲/ تحصیل و ضلع منٹگمری کے ساتھ ڈاکٹر غلام حسین صاحب احمدی چاہلوی سکرٹری جماعت احمدیہ نے روبرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۸

میری مرحومہ بیوی کی وفات پر تعزیت کے خط

(۶)

(از مخدومی صوفی محمد رفیع صاحب سب انسپکٹر ریلوے پولیس کوٹڑی سندھ)

مکرم جناب میر قاسم علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جناب کی مرحومہ محترمہ اہلیہ صاحبہ جو بندہ کے نزدیک والدہ صاحبہ کے برابر تھیں۔ ان کے فوت ہونے کی خبر سنکر بہت افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سال ۱۹۰۶ء یا ۱۹۰۷ء کی بات ہے۔ جبکہ میرے والد ماجد مرحوم صوفی محمد علی صاحب اور میری والدہ ماجدہ مرحومہ خدا ان کو اپنی آغوش میں جگہ دے۔ جب ہم سب دہلی سیر کے لئے گئے۔ تو خانصاحب جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب پنشنر سول سرجن بھی ان دنوں دہلی سول ہسپتال میں متعین تھے۔ میں ان دنوں کوئی ۱۳ یا ۱۴ برس کا تھا۔ چونکہ میرے والد ماجد صاحب کے تعلقات جناب خانصاحب میر محمد اسماعیل صاحب سے اوائل سے ہی بہت زیادہ تھے۔ اور خاصکر جب جناب لاہور میڈیکل کالج میں پڑھتے تھے اور دارالامان میں میرے والد صاحب اکثر جایا کرتے تھے) لہذا ہم اول جناب میر صاحب مکان کی تلاش کے بعد ان کے دولت کدہ پر پہنچے۔ وہاں نور محمد مرحوم ان کا ملازم ان کا باورچی اور خدمتگار تھا۔ میں اگرچہ ساتویں یا آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ اور ساری کیفیت اس عرصہ کی یاد نہیں۔ مگر تاہم اتنا مجھے بخوبی یاد ہے۔ کہ نور محمد جناب میر صاحب کا ملازم تھا۔ جو کھانا بہت عمدہ پکایا کرتا تھا۔ اور دو چار روز کا قیام جو ہمارا وہاں ہوا۔ اس نے ہماری بڑی خدمت کی۔ جناب میر صاحب اکثر حصہ ہسپتال میں ہی وقت گذارتے تھے۔ اور انہیں دنوں جناب بھی ملازمت سے مستعفی ہو کر گھر پر ہی رہتے تھے۔ اور مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ آپ بڑی ضخیم کتابیں اکثر پڑھتے رہتے تھے۔ اور جناب کا مکان ایک ایسی جگہ تھا۔ کہ وہ تقریباً پتھر کا بنا ہوا تھا۔ اور سیڑھیاں جو بڑی چوڑی تھیں۔ وہ اینٹوں کی تھیں۔ اور جناب نے غالباً کچھ ٹانگے اور فٹن بھی رکھے ہوئے تھے۔ تو جب ہم آپ کے مکان پر آئے۔ تو والدہ صاحبہ مرحومہ آپ کی اہلیہ صاحبہ مرحومہ کے پاس اندر گئیں۔ اور انہوں نے بڑی خدمت کی۔ اور مہمان نوازی کا حق ضرورت سے زیادہ ادا کیا۔ اب مجھے یاد نہیں رہا۔ کہ ہم آپ کے ہاں دو روز رہے تھے۔ یا جناب میر صاحب سے اجازت لے کر صرف ایک دن اور ایک رات رہے تھے۔ مگر جتنا عرصہ وہاں رہے۔ ہم سب اتنے خوش تھے۔ کہ جس طرح ہم کسی اپنے سگے عزیز کے ہاں آئے ہوئے ہیں۔ اور بعد میں بھی جب ہم لاہور واپس آئے۔ تو والدہ صاحبہ مرحومہ اکثر آپ کی اہلیہ صاحبہ کو یاد فرماتیں۔ اور بڑی خوش ہوتیں۔ اور ان کو دعائیں دیتیں۔ میری اہلیہ جس کو بھی جگر کے ورم اور اور دوسری شکایتوں کی اکثر تکلیف کچھ عرصہ سے رہتی ہے۔ گو اب خدا کے فضل سے آرام ہے۔ تو جب بھی ان کی بیماری کا ذکر یعنی مرحومہ کی بیماری کا ذکر اخبار سے پڑھ کر اسکو سناتا۔ تو بہت افسوس کرتی۔ اور دعا کرتی۔ خاصکر اس وجہ سے کہ جب ہم دارالامان ۱۹۳۲ء میں آئے تھے، اور جناب مولوی صاحب لقاپوری کے مکان پر ٹھیرے تھے۔ تو میری اہلیہ ملاقات کے لئے مرحومہ صاحبہ کے پاس گئیں۔ تو انہوں نے اسکی بہت خدمت کی۔ اور اصرار کیا۔ کہ ہمارے ہاں کیوں نہیں ٹھیرتے۔ خاصکر جب اس طرح کا خط بھی بھیجا تھا۔ الغرض مرحومہ بڑی مشفقہ تھیں۔ اور آپ کی خدمت کا ان کو بہت خیال رہتا تھا۔ اور مہمانوں کو تو ہرگز مہمان نہیں بلکہ اپنا قریبی اور رشتہ دار سمجھ کر خدمت کرتی تھیں۔ ؎

خدا فردوس میں اسکو جگہ دے
بڑی ہی خوبیاں تھیں مرنے والی میں

میری اہلیہ اور مجھکو بڑا صدمہ ہوا۔ جب ہم نے آنجہانی کی موت کا پڑھا۔ تو بہت ہی افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی آغوش میں جگہ دے۔ اور آپ کو بمعہ عزیزی مشتاق صبر جمیل عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔ اچھا ہوا۔ جو عزیزم مشتاق کی خانہ آبادی بھی دیکھ گئیں۔ الحمد للہ السلام

آپ کا پرانا خادم بندہ محمد رفیع سب انسپکٹر ریلوے پولیس کوٹڑی سندھ۔ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے انسپکٹر بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(۷)

(از مکرمی حضرت مولوی شیر علی صاحب مدظلہٗ)

مسجد لنڈن۔

۱۹ جون ۱۹۳۷ء

بخدمت مکرمی جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق معرفت حکیم غلام حسین صاحب لائبریرین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اخبار الفضل میں آپ کی رفیق حیات مرحومہ کی وفات کی خبر پڑھکر افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر بے شمار فضل اور رحمتیں نازل فرماوے۔ اور اسکی جدائی کے بعد آپ کو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ زندگی کے رفیق کی جدائی ایک بڑا صدمہ اور انسان کی زندگی کو تلخ کر دینے والا حادثہ ہوتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ کی برکت سے اس غم کے ساتھ اللہ تعالےٰ ایک ایسی خوشی بھی عطا فرماتا ہے۔ جس کے مقابل میں یہ غم بھول جاتا ہے۔ مرحومہ نہایت خوش قسمت تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اسکو حضرت مسیح موعودؑ کے قرب میں جگہ عطا فرمائی۔ اس لئے اس لحاظ سے یہ غمی کا نہیں بلکہ شادی اور خوشی کا موقعہ بن جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

عروسی بود نوبت ماتمت
اگر ہر نکوئی بود خاتمت

اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کے وجود سے سلسلہ کو بہت فائدہ پہنچائے۔ اور آپ کے وجود کو نافع الناس بنا کر صحت و عافیت اور کامیابی کے ساتھ دیر تک سلامت رکھے۔ اور آپ کا انجام بھی ہر طرح ابرار کے رنگ پر ہو۔ اور اسی گروہ میں اللہ تعالےٰ ہم سب کو اور ہمارے رفیقوں اور اولاد کو بھی شامل فرمائے۔ آمین۔

آپ نے بیماری میں ان کی پوری خدمت کر کے اپنا حق ادا کر دیا۔ جزاکم اللہ خیرا۔

میں بھی جناب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار شیر علی عفی عنہ

(۸)

(از عزیزم سید بشیر احمدؐ صاحب ڈٹرینری اسسٹنٹ)

عمو یم بزرگوارم السلام علیکم۔

آپ کا ۲۶ مئی کا نامہ وہ خبر لایا۔ کہ پڑھنے کو تو پڑھی۔ لیکن نہایت رنج سے۔ اسے پڑھ کر فوراً آنکھیں پُرنم ہو گئیں۔ لیکن سوائے اس کے کہ مرحومہ کے لئے دعا کرتا۔ اور کچھ نہ کر سکا۔ بلاشبہ ان کا وجود آپ کے اور بھائی مشتاق محمدؐ عمر اور اشفاق کے لئے بہت بہتر تھا۔ انہیں دیکھکر مجھے اور آمنہ کو ایک قسم کی تسلی ہو جایا کرتی تھی۔ اور قلب تسکین حاصل کر لیتا تھا۔ اچھا محترمہ مرحومہ کے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور ان کا مرتبہ بلند کرے۔ آمنہ کو بھی آج ہی اطلاعی خط لکھ رہا ہوں۔ وہ بے چاری اس سے بالکل بے خبر ہو گی۔ کیونکہ گوڑیانی میں ہے۔ دیوی علاقہ میں مویشیوں کی وبا کی وجہ سے ہوئی۔ اور میں باہر دورہ پر ہی رہا۔ آج بھی بوجہ تھکان کے باہر نہیں جا سکا۔ اسکی معافی چاہتا ہوں۔ اور آمنہ کے آنے پر دونوں حاضر ہوں گے۔ خدا تعالےٰ سے استدعا ہے۔ کہ وہ اپنے فضل سے آپ کو اور میاں مشتاق جس نے آنکھ کھول کر صرف اماں ہی کو دیکھا تھا۔ اور ہر وقت ان کی مہربانیوں سے متمتع رہا ہے۔ کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ اشفاق اور میاں کی بچی کو دیدہ بوسی بتول اور سکینہ بھی اظہار افسوس کرتی ہیں۔ اور مرحومہ کے لئے دعائیں کرتی ہیں۔ اور سلام عرض کرتی ہیں والسلام

سید بشیر احمدؐ وی۔ اے۔ ایس وا ہنڈو ضلع گوجرانوالہ

(۹)

(از مکرمی منشی عبد الغفور صاحب انسپکٹر نمک سانبھر جھیل)

مخدوم مکرم جناب میر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ چند روز سے اخبار الفضل میں بوجہ فضلی کاموں کی زیادتی کے نہ دیکھ سکا۔ اخبارات کے دیکھنے سے آنکرم کی اہلیہ محترمہ کے انتقال کی خبر معلوم کر کے بے حد ملال ہوا۔ مرحومہ اپنے سینہ میں حساس دل رکھتی تھیں۔ اور بڑی ہی ہمدرد تھیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو فردوس بریں میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل۔ مجھے آنکرم کے ساتھ اس صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ فقط

خادم عبد الغفور انسپکٹر محکمہ نمک سانبھر جھیل۔ ۱۵-۶-۳۷

(۱۰)

(از مکرمی ڈاکٹر محمدؐ رمضان صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور)

لاہور چھاؤنی ۱۷/۶/۳۷

مکرمی جناب میر صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مجھے آپ کی رفیقۂ حیات کی وفات کا از حد افسوس ہوا۔ میرا ارادہ تھا۔ کہ میں بنوں سے ہی آپ کی خدمت میں تعزیت کا خط لکھوں۔ لیکن اسی دوران میں میری تبدیلی اس جگہ ہو گئی۔

اللہ تعالےٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی وارث تھی۔ اور نہایت ہمدرد و غمگسار اور نیک اخلاق کی مالک۔ مشیتِ الٰہی اسی طرح واقعہ ہوئی تھی۔ لہٰذا سوائے تسلیم و رضا کے چارہ نہیں۔ آپ نے بھی خدمت کا حق ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ والسلام۔

(۱۱)

(از مکرمی ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا یاڑی پورہ (کشمیر)

۶/۳۷

مکرم و محترم میر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اماں جی کے انتقال پُر ملال کی خبر پڑھ کر جو دل کو صدمہ ہوا۔ اور جو جذبات قلب کو تکلیف پہنچی۔ خداوند تعالےٰ جانتا ہے۔ کہ ان کو الفاظ میں بیان کرنا ناممکن ہو رہا ہے۔ میں تو ان کی شفقت اور احسانات کا زیر بار ہوں۔ سوائے اس کے کہ یہ دعا کروں۔ کہ اللہ تعالےٰ میری اماں محترمہ کو آغوشِ رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے لئے کیا کر سکتا ہوں۔ اس صدمہ میں جو کہ ایک جانکاہ صدمہ ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو تسکین اور صبر بخشے۔ اگر برادران میں سے کوئی قادیان آئے ہوں۔ تو ان کی خدمت میں بھی میری طرف سے اظہار ہمدردی ہے۔ ان کے اخلاق فاضلہ اور اوصاف کے متعلق الفضل میں کچھ لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ والسلام۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۲)

(از مکرمی محمد عثمان صاحب قریشی انجینئر بھوپال)

۳ ۶/۳۷

برادر مکرم و معظم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ہمشیرہ صاحبہ کے انتقال کا حال پڑھ کر تمام گھر بھر کو بے حد صدمہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے۔ اور متعلقین کو صبر بخشے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کو جو محبت مجھ سے تھی۔ وہ میرا دل ہی جانتا ہے۔ آپ کو کچھ سمجھانا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ خدا تعالےٰ آپ کی بہو کو قابلیت عطا فرمائے۔ کہ وہ گھر کے کام کاج کو ہمشیرہ صاحبہ کی طرح سے چلا کر آپ کو کسی قسم کی تکلیف یا فکر محسوس نہ کرنے دے۔ سب کی طرف سے سب کو ماواجب فقط والسلام۔

(۱۳)

(از چودھری غلام احمدؐ[1] صاحب بی۔ اے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں آج کل سخت بیمار ہو گیا تھا۔ اس لئے ایک مدت سے الفضل کا مطالعہ نہیں کیا تھا۔ آج جو میں انجمن میں گیا۔ اور پچھلے الفضل کے فائل کو اٹھا کر جو دیکھا۔ تو آپ کی والدہ کی وفات کی خبر دیکھ کر دل کو سخت صدمہ ہوا۔ افسوس ہے۔ کہ بدیں حالات کے میں آپ کو وقت پر نہیں لکھ رہا۔ لیکن تاہم مجھے آپ سے کم تکلیف نہیں ہوئی۔ برادرم۔ میری آنکھوں کے سامنے وہ سارا زمانہ پھر گیا۔ کہ کس طرح سے بچپن میں ہم کھیلا کرتے تھے۔ اور کتنی محبت سے والدہ صاحبہ ہم سے محبت کرتی تھیں۔ اور وہ محبت ہمارے لئے بچپن سے اب تک اسی طرح رہی۔ آپ کی والدہ فوت نہیں ہوئیں۔ بلکہ مجھ پر سے والدہ کا سایہ اٹھ گیا۔

مجھے ان کی وہ مہمان نوازی یاد ہے۔ کہ کس طرح سے ہم سے ہی نہیں۔ بلکہ اغیار کی ایسی مہمان نوازی کرتے تھے۔ جیسے ان کے اپنے عزیز ہوتے ہیں۔ ہم سے ایسی محبت کرتے تھے۔ جیسے ہم ان کے اپنے بیٹے ہوتے ہیں۔ بچپن میں محبت سے ان کا ہم کو چومنا میرے دل کو تڑپا دیتا ہے۔ مجھے وہ دن یاد ہیں۔ کہ ہمارے آپ کے پاس جانے سے ان کو کس قدر خوشی ہوتی تھی۔ میرے مشتاق۔ میں کس طرح سے اتنی دور دراز جگہ پر آپ کے غم میں شریک ہوؤں۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ آپ کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی۔ اور اس کا صرف احساس ہی مجھ کو یہاں تڑپا رہا ہے۔ سچ پوچھیئے۔ یہاں پچھلے ہی دنوں میرے دل کی یکایک ایسی حالت خراب ہو گئی۔ کہ میں نے سمجھا۔ کہ کوئی میرا عزیز فوت ہو گیا ہے۔ میں نے یہاں اپنے دوستوں کو بھی کہا۔ لیکن قریباً وہی دن والدہ صاحبہ کی وفات کا معلوم ہوتا ہے۔

دوست اور میرے بھائی۔ جو ہوتا ہے۔ وہ خدا کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے۔ اس میں انسانی دخل نہیں لیکن انسان کو تکلیف ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ مجھے رہ رہ کر پھر ان کی باتیں یاد آتی ہیں۔ کہ جب میں بمبئی کو آیا۔ اور ان کو ملنے کے لئے گیا۔ کس طرح سے انہوں نے میرے ساتھ ہمدردی کی۔ ایسے معلوم ہوتا تھا۔ کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے پُر ہیں۔ اور ان کا اپنا لڑکا ان سے جدا ہو رہا ہے۔ اور ان کی یہ شفقت۔ یہ محبت عمر بھر تک نہیں بھول سکتی۔ کاش کہ میں بھی ان کی وفات کے وقت ہوتا۔ یا میں بھی ان کے جنازے میں پہنچتا۔ اب میں زیادہ کیا لکھوں۔ جیسے لکھتا ہوں۔ دل کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ میری طرف سے میر صاحب کو سلام علیکم۔ بھاوجہ صاحبہ کو بھی سلام علیکم والسلام

خاکسار تمہارا گم گشتہ دوست و بھائی غلام احمدؐ اعوان

24 Printer's Bldg. Room no:
4 Th Peer Khan St.
New Nagpada Byculla
Bombay no: 8

(۱۴)

(از چودھری محمد سعیدؐ صاحب پنجمور و جاگیر سندھ)

مکرمی میر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ محترمہ خالہ صاحبہ کی وفات کا پڑھ کر بہت ہی رنج ہوا۔ ان کی بیماری کا بھی صرف آپ کی اخبار سے پتہ لگا تھا۔ ان کی میٹھی میٹھی باتیں اور حسنِ سلوک جب یاد آتا ہے۔ تو آنکھیں پُرنم ہو جاتی ہیں۔ مجھے وہ وقت یاد ہے۔ جبکہ میں جاتا تھا اور وہ میرے سر پر والدہ کی طرح ہاتھ پھیرتے تھے۔

جب والدہ صاحبہ مرحومہ فوت ہوئیں۔ تو خالہ صاحبہ میرے ساتھ ان کی قبر پر گئے تھے۔ اور قبر کی طرف مخاطب ہو کر جو محبت بھرے کلمات کہتے تھے۔ وہ میرے کانوں میں آج تک گونج رہے ہیں۔ اس وقت یہ خیال بھی نہ آتا تھا کہ وہ اتنی جلدی والدہ صاحبہ کے پاس چلی جاویں گی۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے جنت میں اعلیٰ درجات بلند کرے۔ اور آپ کو اور ہم کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ عزیزہ بیگم کو بھی سنکر صدمہ ہوا تھا۔ اللہ تعالےٰ اسکو بھی صبر دیوے۔ آمین

(۱۵)

(از مکرمی بابو عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر)

انبالہ شہر ۲۵ ۵/۳۷

مکرم محترم محبی میر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میرے کنبہ نے بالخصوص اور محلہ نے بالعموم اس خبر جانکاہ کو کہ ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ ۲۲ مئی ۳۷ء کو اچانک اس دارفانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئیں۔ نہایت رنج و غم اور افسوس کے ساتھ سنا۔ جبکہ اخبار سے یہ معلوم ہو رہا تھا۔ کہ مرحومہ رو بصحت ہو رہی ہیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت فردوس میں جگہ دے۔ اور آپ کو اور مشتاق احمدؐ کو جس کو مرحومہ ایک دم جدا کرنا گوارا نہ کرتی تھیں۔ اور دیگر بچوں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آپ کے ۵۰ سال سے زیادہ کی رفیق زندگی اور عسر و یسر میں مرحومہ نے اپنے آپ

---

[1] یہ میرے بچے مشتاق احمدؐ سلمہ کے کلاس فیلو ہیں۔ اور ان کو ہی تعزیت کا خط لکھا ہے۔ ایڈیٹر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو وفادار ثابت کیا۔ اور آپ کی ہر دو کی محبت عدیم المثال تھی۔ آپ کو اس بات پر خوشی اور فخر کرنا چاہیئے کہ آپ نے مرحومہ کی خوشنودی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ اور مرحومہ آپ کے سامنے کوچ کر گئی۔ سوائے صبر کے چارہ نہیں۔ برخوردار مشتاق احمدؐ کو بہت رنج ہوگا۔ اسکی تسلی فرماویں۔

(۱۶)

(از بابو برکت اللہ[1] صاحب پوسٹل کلرک)

ترنتارن ۲۶ ۵/۳۷

برادرم مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اخبار میں ایک متواحش خبر پڑھ کر دل کو از حد صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کو میرے ساتھ ایک خاص انس تھا۔ اللہ تعالےٰ اپنے خاص برکات مرحومہ پر نازل فرماوے۔ آمین ثم آمین۔ آپ کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

میری طرف سے حضرت میر صاحب کی خدمت میں بھی اظہار رنج وصدمہ کر دیں۔ والسلام

خاکسار برکت اللہ پوسٹل کلرک

(۱۷)

(از مکرمی شیخ عبدالحکیم صاحب شملوی)

از منصوری ۲۷ ۵/۳۷

بخدمت مکرم ومحترم جناب میر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اخبار آج کل میرے پاس نہیں آتا۔ بذریعہ حافظ صاحب اطلاع ملی۔ کہ محترمہ اماں جان بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا تعالےٰ انہیں جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرماوے۔ آمین۔ مجھے نہایت ہی افسوس اور صدمہ ہوا۔ خدا تعالےٰ کی مشیت یہی تھی۔ کہ آپ اس عمر میں اپنے نہایت ہی مونس اور غمخوار ساتھی سے محروم ہو گئے۔ خدا تعالےٰ آپ کو بہترین صبر کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ اور اس صبر کے بدلے بڑے بڑے اجر عطا کرے۔ آمین۔

میں اور میری اہلیہ آپ کے اس صدمے میں شریک ہیں۔ مشتاق احمدؐ سلمہٗ کے لئے یہ مضمون واحد ہے۔ افسوس کہ ہم ان کی دعاؤں سے محروم رہ گئے۔ بہت ہی خوبیوں کی مالکہ تھیں۔

اس عاجز کی صحت عاجلہ کے لئے بھی دعا فرماویں۔ خدا تعالےٰ میری کمزوری کو دور کرے۔ آمین۔ میں ان پہلے سے بہت ہی اچھا ہوں۔ والسلام

(۱۸)

(از مکرمی مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل)

مسجد فضل لنڈن ۳۰ ۶/۳۷

مکرمی ومخدومی جناب میر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اخبار الفضل میں آپ کی زوجہ محترمہ کی وفات کی خبر پڑھ کر سخت افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ بہت خلیق اور ملنسار تھیں۔ اور مہمان نواز۔ میں نے بھی تقریباً ۲۲ یا ۲۳ء میں ڈیڑھ ماہ کے قریب آپ کی بیٹھک میں کام کیا تھا۔ نہایت محبت اور تواضع سے پیش آیا کرتی تھیں۔ اس کے بعد تو ہمیشہ نہایت اچھی طرح پیش آتیں اور خیر وعافیت کی خبر پوچھا کرتیں۔ اگرچہ ان کی وفات سے آپ کو اندرونی انتظامات میں بھی بہت مشکلات کا سامنا ہوگا۔ مگر بہرحال صبر کے سوا چارہ نہیں۔ اور رضا بالقضا ہی مومن کا شیوہ ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو درجات عالیہ عطا فرمائے۔ عزیزم مشتاق احمدؐ صاحب کی خدمت میں بھی سلام علیکم کے بعد تعزیت کا پیغام عرض کر دیں۔ اور خاکسار کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ والسلام۔

خاکسار جلال الدین شمس۔

(۱۹)

(از مکرمی محمد بخش صاحب تاربابو)

مکرمی ومعظمی جناب میر صاحب سلمہ الرحمٰن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے بعد واضح حال ہوں۔ کہ مورخہ ۲۶ ۵/۳۷ کے الفضل میں اماں جی کی وفات پڑھ کر از حد رنج وغم ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ مغفورہ کو جوار قرب میں جگہ دے۔ اور آپ کو اور مرحومہ کے جملہ رشتہ داروں کو صبر جمیل عنایت فرماوے۔ کیونکہ مومن کا شیوہ صبر وصلوٰۃ ہی ہے۔ ہم کو آپ لوگوں کے قرب میں رہنے سے بہت ہی آرام حاصل ہوا ہے۔ جب کوئی تکلیف آئی۔ یا کوئی معاملہ درپیش ہوا جھٹ اماں جی کے گوش گزار کر دیا۔ آپ نے بندوبست فرما دیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو سلامت رکھے۔ آمین۔

(۲۰)

(از میاں عطاء اللہ خاں صاحب بی۔ اے سندھ)

بخدمت شریف جناب قبلہ میر صاحب دام ظلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مکرمہ محترمہ اماں جان (خدا تعالےٰ ان کی روح کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ان کے مراتب کو بلند کرے۔ آمین) کی وفات کی اچانک خبر سنکر جس قدر صدمہ مجھ کو ہوا۔ بیان سے باہر ہے۔ جب بھی کبھی مجھے قادیان آنے کا اتفاق ہوا۔ اور ان سے جاکر ملا۔ انہوں نے اس قدر شفقت اور پیار سے کام لیا۔ جس نے مجھے بے اختیار ان کا گرویدہ کر رکھا تھا۔ وہ بالکل حقیقی والدہ کی طرح مجھ سے محبت کرتی تھیں۔ اور برادرم مشتاق احمدؐ صاحب کی طرح جانتی تھیں۔ جس وقت میں یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ اب قادیان میں آپ سے ملنے کے بعد مجھے ان کا پُر شفقت ہاتھ اب پیار نہ کر سکے گا۔ ان کی محبت بھری آواز اب کبھی بھی میرا احوال دریافت نہ کرے گی۔ تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس وقت بھی مجھے خط لکھنا مشکل ہو رہا ہے۔ کیا لکھوں۔ کہ ان کا سلوک میرے ساتھ کیسا تھا۔ اور اب وہ یاد کر کے میرا کیا حال ہو رہا ہے۔ مگر صبر کرنا پڑتا ہے۔ کس قدر عزیز رشتہ دار ہم کھو چکے ہیں۔ مگر ہمیشہ ہی صبر کے سوا کچھ چارہ نظر نہ آیا۔ اب بھی صبر کے بغیر کیا ہو سکتا ہے۔ خداوند کریم آپ کو بھی صبر عطا فرمائے۔ آمین۔ برادرم مشتاق احمدؐ

---

[1] یہ بھی میرے مشتاق احمدؐ کے کلاس فیلو ہیں۔ اور مشتاق کو ہی خط لکھا ہے۔ ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب کی خدمت میں بھی میرا اسلام کہہ دیں۔ خداوند کریم ان کو بھی صبر کی توفیق عطا فرماوے۔ اور والدہ صاحبہ مرحومہ کو جوارِ رحمت میں لے لے آمین۔

عنایت بیگم اور والدہ صاحبہ عنایت بیگم (شیخ محمد اکرام صاحب کی اہلیہ) بھی اس افسوس میں میرے ساتھ شامل ہیں۔ اور آپ کی خدمت میں السلام علیکم کہتی ہیں۔ اشفاق کو بہت بہت پیار گھر کے دیگر افراد بھی جو موجود ہوں۔ ان کی خدمت میں بھی سلام۔ والسلام۔

(۲۱)

(از محترم آنریبل نواب چودھری محمد الدین صاحب مشیر مال)
جودھپور ۲۱/۵/۳۷

محترم و مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم۔ اخبار میں آپ کی اہلیہ صاحبہ کے انتقال کی خبر پڑھ کر نہایت رنج و افسوس ہوا۔ مرحومہ کو ہمارے بچوں سے بڑی محبت تھی۔ اور وہ ان کو اپنی مال سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دیوے۔ اور آپ کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

(۲۲)

(از عزیزم میجر ڈاکٹر سید حبیب اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل ملتان)
ملتان ۲۶/۵/۳۷

مکرمی مجی حضرت میر صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ اخبار الفضل میں حضرت اماں جان کی وفات کے متعلق پڑھ کر سخت صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو ترقیات روحانی کا اُس جہان میں وارث بنائے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام رحمتوں کا سایہ ان پر ہو۔ ان کی محبت ہمارے خاندان سے نہایت ہی اخلاص سے پُر تھی۔ اور ان کی اس محبت کا ہمارے دلوں پر گہرا اثر تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(۲۳)

(از مکرمی عبد المجید صاحب انسپکٹر پولیس پشاور)
پشاور ۲۷/۵/۳۷

مکرمی و معظمی جناب میر صاحب قبلہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ آنجناب کی اہلیہ محترمہ کی وفات کی خبر پڑھ کر دل کو بڑا رنج ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت خلیق اور محبت بھرے دل کی مالکہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام پر اپنے قرب سے سرفراز فرماوے۔ اور آپ کو اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ ہمارے سارے خاندان کی جناب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ والسلام۔

(۲۴)

(از بابو غلام حسنین صاحب)
نئی دہلی ۲۶/۵/۳۷

مخدومی و معظمی جناب قبلہ میر صاحب بزرگوارم دام ظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ کل اخبار الفضل میں محترمہ والدہ صاحبہ میر مشتاق احمد صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر پڑھ کر ازحد رنج ہوا۔ میری اہلیہ اور بچوں نے بھی نہایت غم و اندوہ کے ساتھ اس خبر وحشت اثر کو پڑھا۔ اور ازحد افسوس کیا۔ خداوند کریم انہیں جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور آپ کو اور سب خاندان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ سب مومنین نے دعائیں کیں۔ لیکن قضا نہ ٹلنے والی تھی۔ مرحومہ اپنی تمام زندگی میں آپ کو ازحد آرام پہنچانے کی کوشش کرتی رہیں۔ صائب رائے اور صحیح مشورہ دیتی رہیں۔ نہایت مہماں نواز۔ ہمدرد اور ہر ایک کی خیر خواہ تھیں۔ میرے سر پر ان کے ازحد احسان ہیں۔ جن کا میں بدلہ ادا نہیں کر سکتا۔ خداوند کریم ہی انہیں جزائے خیر دے ؎

خلق از جزائے خیر تو کردن مقصر اند
پروردگار خلق تواند جزائے تو

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ان پر ہوں۔ آمین ثم آمین
آپ کا غلام خاکسار غلام حسنین از نئی دہلی۔

(۲۵)

(از مکرمی میاں غلام محمد صاحب اختر سٹاف وارڈن ریلوے لاہور)
ہیڈ کوارٹرز آفس۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور ۲۷/۵/۳۷

مکرم محترم میر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ میں نے اسی دن مکرمہ محترمہ مرحومہ اماں جان کی وفات پر اس لئے خط نہ لکھا۔ کہ میں نے خود حاضر ہونے کا ارادہ کیا تھا۔ اگلے دن جب میں ٹرین پر آیا۔ تو ۵ منٹ کے وقفہ سے رہ گیا۔ مجھے آپ سے اس صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر عطا فرماوے۔ اور آپ کے آخری ایام کی تکلیف کو کم کر دے۔ مکرم میر صاحب۔ آپ کا امن ہی تباہ نہیں ہوا۔ بلکہ آپ کا گھر ہی اسی با اخلاق عورت سے آباد تھا۔ وہ ہر کس و ناکس کو جانتی تھیں۔ پہچانتی تھیں۔ اور وہ گھر جس کا تصور میں کر رہا ہوں۔ اس خوشی و شادابی میں نہیں آسکتا۔ جہاں سے محبت بھری آواز آتی تھی۔ کہ آج کھانا یہیں کھاؤ۔ آہ! وہ محبت کرنے والی بے مثل بزرگ کی یاد آتی ہے۔ تو دل تڑپ جاتا ہے۔ میری اہلیہ کی تکلیف کا خود ہی اندازہ لگائیں۔ کیونکہ ان کا تعلق آپ پر ظاہر تھا۔ کاش اللہ تعالیٰ مرحومہ کو آپ کی رفاقت کا اور وقت دیتا۔ آپ کا صدمہ تحریر رقم سے باہر ہے اللہ تعالیٰ آپ کے صدمہ کے غم کو کم کر دے۔ کیونکہ دل سے محو ہونا مشکل ہے۔ آمین

(۲۶)

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ افریقہ)
ٹوبارو ۲۴/۶/۳۷

بخدمت مکرم و محترم حضرت میر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ ہندوستان کی تازہ ڈاک آج ملی۔ اور اخبار الفضل میں یہ پڑھ کر کہ مکرمہ محترمہ والدہ برادرم مشتاق احمد صاحب کی وفات ہو گئی ہے۔ بہت درد اور افسوس ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ آپ کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور محترمہ مرحومہ کو اپنے قرب کا خاص مقام عطا فرمائے۔ اسمیں کوئی شبہ نہیں۔ کہ دنیا کے بہترین جوڑوں میں سے آپ کا بھی ایک جوڑہ تھا۔ اور مجھے ذاتی طور پر اس کے متعلق کسی قدر علم ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی حکمتیں عجیب ہیں۔ اور برحق۔ ایسے وفادار اور بہترین رفیق حیات کی جدائی یقیناً تکلیف دہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے اور خاص کرم سے جناب کو اس صدمہ کے اثرات سے محفوظ رکھے۔ اور آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ اور آپ کی خدمات سلسلہ میں اس صدمہ سے کمی نہ آنے دے۔ بلکہ مزید خدمات کی توفیق اور قدرت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مکرم حضرت میر صاحب مجھے یقینی طور پر اس تکلیف و غم کا احساس ہے۔ جو آپ کو اس صدمہ سے ہوا ہوگا۔ لیکن مکرمہ مرحومہ مقبرہ بہشتی میں خدا کے پیارے مسیحؑ کی مجلس میں جا پہنچنے کا تصور یقیناً آپ کے غم کو کم کرنے کا باعث ہوگا۔ اللہ تعالےٰ ہر ایک کا خاتمہ بالخیر کرے۔ اور ایمان و احمدیت اور خدا تعالےٰ کی رضا کے ماتحت اس دنیا سے کوچ ہو۔ آمین۔ والسلام۔

(۲۷)

اظہار غم و الم

(از مولوی عنایت اللہ خاں خلیل مولوی فاضل کاٹھ گڑھی)

غالباً ۱۸ یا ۱۹ مئی ۳۷ء کا ذکر ہے۔ کہ میرے ایک عزیز دوست شہر سے محلہ دار الفضل کو جاتے ہوئے ہسپتال نور کے پاس ملے۔ ان سے میں نے پوچھا۔ کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ میں میر قاسم علی صاحب کے گھر جا رہا ہوں۔ ان کی اہلیہ کسی قدر بیمار ہیں۔ ان کی خبر دریافت کرنے جا رہا ہوں۔ میں نے ان سے دریافت کیا۔ کہ ان کو کیا تکلیف ہے۔ ایک مدت سے ان کی بیماری کے متعلق سنتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ مجھے بھی معلوم نہیں۔ اس وقت میرے دل میں بھی خواہش پیدا ہوئی۔ کہ میں بھی حال دریافت کر لوں۔ مگر بوجہ حجاب کے کہ مجھے حضرت میر صاحب سے کوئی ایسی واقفیت نہ تھی۔ میں اپنے اس ارادے کو پورا نہ کر سکا۔ مگر میں نے اپنے دل میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی۔ کہ خدایا ان کو جلد کامل صحت عطا فرما۔ خیر اس سے تین یا چار دن بعد میں کسی ضرورت کے لئے احمدیہ چوک میں آیا۔ تو اچانک میری نظر ایک اعلان پر پڑی۔ جس کا عنوان تھا "انتقال پُر ملال" پڑھنے پر معلوم ہوا۔ کہ جناب میر قاسم علی صاحب کی اہلیہ اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مجھے یہ پڑھکر از حد رنج اور افسوس ہوا۔ اور اپنی ضرورت سے فارغ ہو کر میر صاحب کے مکان پر پہنچا۔ آگے اور بہت سے احباب جمع تھے۔ ان میں میر صاحب بھی موجود تھے۔ جو غم واندوہ کی زندہ تصویر تھے۔

اس وقت مجھے مرحومہ کے بعض حالات یاد آئے۔ اور دل میں خواہش پیدا ہوئی۔ کہ ان کو قلم بند کر لوں۔ مگر میں اپنی اس کمزوری کی وجہ سے کہ میں نے کبھی کوئی ایسا مضمون نہیں لکھا۔ مگر میں اپنے دلی جذبات کو دبا نہیں سکا۔ اور ان کا اظہار اپنے کمزور الفاظ میں کرنے پر مجبور ہو گیا۔ میں ۱۹۲۴ء سے قادیان آیا ہوں۔ اور حضرت میاں شریف احمدؓ صاحب کے درِ دولت پر رہتا ہوں۔ شروع زمانے میں اگر میری یاد غلطی نہیں کرتی۔ تو میر صاحب موصوف یتیم خانہ کے منیجر تھے۔ اور بعض یتامیٰ ان کے گھر میں رہتے تھے۔ میں نے ان یتامیٰ میں سے بعض سے سنا ہے۔ کہ میر صاحب کی اہلیہ کا سلوک ہم سے مشفق مادر سے زیادہ رہا ہے۔ چنانچہ میں بھی اپنے چشم دید دو ایک واقعات یہاں پر عرض کرتا ہوں۔

میں ایک دفعہ میر صاحب کے مکان پر اخبار فاروق کے ایک خریدار کی طرف سے چندہ ادا کرنے گیا۔ تو میں نے ایک بچہ دیکھا (اشفاق نام) جس کے ساتھ پیار اور محبت دیکھ کر میرا یہی اندازہ ہوا۔ کہ یہ میر صاحب کا اپنا بچہ ہے۔ مگر معلوم ہوا۔ کہ وہ ان کے عزیز محمد عمر صاحب کا بچہ ہے۔ جس کو میر صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے ایک گھنٹہ کا پیدا شدہ لے کر پرورش کیا۔ کیونکہ اسکی والدہ اس کے پیدا ہوتے ہی بقضاء الٰہی فوت ہو گئی تھی۔ اور میر صاحب نے اسکو لے لیا تھا۔ خدا اسکو زندہ رکھے۔ اسی اثناء میں مجھے اپنے وطن ضلع ہوشیار پور سے ہوتے ہوئے ضلع لدھیانہ کے ایک گاؤں میں جو کہ ہمارے گاؤں سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ جمعہ کے دن جانے کا اتفاق ہوا۔ چونکہ وہاں کی احمدیہ جماعت میری واقف تھی۔ نیز ان کو یہ خیال تھا۔ کہ یہ قادیان سے آیا ہے۔ مجھے خطبہ کے لئے کہا۔ خیر جیسا ہوا خطبہ پڑھا۔ پھر جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے بعد جب میں واپس آنے لگا۔ تو ایک بیوہ نے جس کا ایک بچہ قادیان میں رہتا تھا۔ مجھے پیغام بھجوایا۔ کہ مجھے آکر مل جاؤ۔ میرے وہاں جانے پر اس نے بعض باتیں دریافت کیں۔ جو قادیان کے حالات کے متعلق تھیں۔ اور اثنائے گفتگو میں میر صاحب کے گھر کے متعلق سوال کیا۔ کہ ان کا کیا حال ہے۔ میں نے عام حالات کی بنا پر بتایا۔ کہ خیریت ہے۔ پھر میں نے انہیں کہا۔ کہ میں ایک دن میر صاحب کے گھر گیا تھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ان کے ہاں بچہ ہوا ہے۔ اس پر وہ بیوہ عورت اتنی خوش ہوئی۔ کہ میں حیران رہ گیا۔ غرض یہ کہ وہ بہت خوش ہوئی۔ مجھے یہ خیال آیا۔ کہ شاید کوئی اس کا رشتہ ہوگا۔ مگر مجھے یہ معلوم کر کے اور بھی تعجب ہوا۔ کہ ان کا سوائے اس کے کہ ایک احمدی عورت ہے۔ اور بعض اوقات قادیان جا کر میر صاحب کے مکان پر ٹھیری ہے تو اس وجہ سے ان کی اہلیہ صاحبہ کے حسن سلوک اور محبت سے متاثر ہو کر اسے انتہائی دلی تعلق پیدا ہو گیا ہے۔ اس تعلق کی وجہ سے اتنی خوشی اسے ہوئی۔ کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا اس کے اپنے ہاں کوئی خوشی ہوئی ہے۔ میں نے اس واقعہ سے جو تاثر حاصل کیا۔ وہ یہ ہے۔ کہ میر صاحب کی اہلیہ مرحومہ بیواؤں اور یتامیٰ کے ساتھ اتنا حسن سلوک اور شفقت سے پیش آتی تھیں۔ کہ اسکی وجہ سے وہ بیوائیں اور یتامیٰ ان کو اپنی مادر مہربان سمجھتے تھے۔ نیز ان کی خوشی کو اپنی خوشی تصور کرتے تھے۔ ورنہ کہاں ایک دور دراز جگہ پر رہنے والی ایک بیوہ عورت اور کہاں یہ خوشی۔ پس یہ واقعہ صاف بتاتا ہے۔ کہ میر صاحب موصوف کی اہلیہ مرحومہ نہایت شفقت سے غریبوں اور یتیموں سے پیش آتی تھیں۔ کہ ان کی محبت نے ان بیواؤں نیز یتیموں کے دلوں میں گھر کر لیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) ایک دفعہ شام کے کوئی پانچ بجے کے قریب میں کسی ضرورت کو میر صاحب کے گھر گیا۔ دروازہ کھٹکھٹانے پر مرحومہ نے آواز دی۔ کہ کون ہے۔ تو میں نے اپنا نام بتایا۔ اور کام کے متعلق عرض کی۔ تو نام سنتے ہی اس طرح جس طرح میرے نہایت شفیق مہربان ہوتے ہیں۔ کہا۔ کہ تمہارا کیا حال ہے۔ خیریت سے ہو۔ کیا کرتے ہو وغیرہ سوال کئے۔ خیریں نے مناسب جواب دیا۔ تو نہایت خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور نصیحت کی۔ کہ محنت سے پڑھا کرو۔ اور پوچھا۔ کہ کوئی تکلیف تو نہیں۔ اور جب تک میں نے پوری طرح نہ بتا دیا۔ اور ان کو تسلی نہ دلا دی۔ ان کو تسکین نہ ہوئی۔ بظاہر یہ ایک واقعہ ہے۔ اور دنیا میں ہزاروں واقعات اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ اپنے عزیزوں سے سوال کرتے اور ان سے اظہار ہمدردی اور پرسش احوال کرتے ہیں۔ اور اپنے عزیزوں کو نصائح سے بھی مستفیض کرتے ہیں۔ مگر جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ مجھے نہیں یاد۔ کہ میں کبھی خاص طور پر ان کے ہاں ملنے گیا ہوں۔ اور نہ ہی میں یہ سمجھتا تھا۔ کہ یہ میرے واقف ہیں۔ بلکہ میں تو ایک اجنبی کے طور پر گیا تھا۔ اور بالکل ناواقفیت تھی۔ میر صاحب کو میں شروع سے جانتا تھا۔ مگر ان کے گھر والوں سے اس واقعہ سے پہلے قطعی طور پر نہ میں کبھی گیا تھا۔ اور نہ میری کوئی واقفیت تھی۔ اور پھر یہ کہ میں ایک نہایت غریب لڑکے کی حیثیت سے تھا۔ میری کوئی ایسی شخصیت نہ تھی۔ کہ اس قدر مہربانی کرتیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر وہ کونسی چیز تھی۔ جو مرحومہ نے مجھ جیسے خاکسار سے یہ سوال کیا۔ اور اس طرح ہمدردی کی باتیں کیں۔ اور دلجوئی کی۔ اسکی وجہ محض یہ تھی۔ کہ کسی طرح مرحومہ کو میرے حالات کے متعلق علم تھا۔ کہ یہ غریب لڑکا ہے۔ اور فلاں جگہ کا رہنے والا ہے۔ اس علم کی بنا پر انہوں نے یہ خیال کیا۔ کہ اسکی دلجوئی کرنی اور اس سے ہمدردی سے پیش آنا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ کہاں میر صاحب موصوف اور ان کے گھر والوں کی حیثیت اور کہاں یہ غریب عاجز بندہ پس یہ واقعہ مرحومہ کی سیرت کے اس حصہ پر گہری روشنی ڈالتا ہے۔ کہ مرحومہ کو یتامیٰ اور غربا و بیکسوں سے خاص دلی تعلق تھا۔ اور کسی کی تکلیف کو وہ اپنی تکلیف سمجھا کرتی تھیں۔ اور نہایت محبت اور شفقت کا برتاؤ کرتی تھیں۔ ورنہ فی زمانہ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو باوجود اپنی وجاہت کے غربا سے اس ہمدردی سے پیش آتے ہوں۔ پس یہ ایک ایسی صفت ہے۔ جو مرحومہ میں تھی۔ کہ جس کی وجہ سے ہر یتیم اور بیوہ اور غریب آدمی ان کی موت کو اپنے ایک غمگسار نہیں نہیں اپنی مادر مہربان کی موت خیال کرتا ہے۔ اور جب تک دنیا قائم رہے گی ایسی مہربان ہستیوں کے نام دنیا میں خوب چمکتے رہیں گے۔ پس اس صدمہ میں ہم بھی میر صاحب کے شریک ہیں۔ اس وجہ سے نہیں۔ کہ مرحومہ میر صاحب کی اہلیہ تھیں۔ بلکہ اس وجہ سے کہ وہ یتیموں اور بیکسوں کی ماں تھیں۔ اور جس کی جدائی سے جگر فگار ہے۔ تھوڑا ہے۔ مگر

"اب پچھتائے کیا ہووت ہے جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت"

پس ہمارے لئے ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ ہم مرحومہ کی نیکی کا ادنیٰ صلہ ادا کر سکیں۔ وہ یہ کہ ہم خدا سے دعا کریں۔ کہ اے ہمارے مولیٰ۔ ہماری ایک محترم ماں ہم کو داغِ مفارقت دے کر تیرے دربار میں پہنچی ہے۔ ہم تیرے حضور یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ اس مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرما۔ اور بہت بہت فضل اور رحمتیں اور برکات اور مغفرت عطا فرما۔ اور اسکی کوتاہیوں سے درگذر فرما۔ اور جس طرح وہ غریبوں پر رحم کیا کرتی تھی۔ تو بھی اسے اپنی رحمت کے آغوش میں لے لے۔ اور اس مرحومہ کے پس ماندگان پر بھی اپنے افضال کی بارش برسا۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

---

(۲۸)

(رقم زدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

مکرمی اخویم حضرت میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار فاروق کی اہلیہ مرحومہ کی وفات کی خبر احباب کرام پڑھ چکے ہیں۔ اور مرحومہ کے متعلق جو نظم حضرت ذوالفقار علی خاں صاحب نے لکھی ہے۔ وہ بھی احباب نے پڑھ لی ہوگی۔ مرحومہ کی خوبیاں تو خود اسی سے ظاہر ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اسے اس مقدس سرزمین میں دائمی ٹھکانا دیا۔ جہاں کے متعلق حضرت نبی اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہے۔ کہ وہاں سوائے جنتی کے کوئی دفن ہی نہیں ہو سکتا۔ مگر مجھے مرحومہ کی خوش اخلاقی۔ مہمان نوازی۔ ہمدردیٔ خلائق کنبہ پروری۔ اور بہت سی نیکیوں کے واقعات اور حالات دیکھنے کا موقعہ گذشتہ تیس سال سے ہو رہا ہے۔ میں ۱۹۱۴ء میں حضرت میر صاحب کی عدم موجودگی میں کئی دنوں تک دہلی میں ان کے ہاں مہمان رہا۔ اور اس کے قبل اور بعد بھی کئی دفعہ ان کے ہاں قیام کرنے کا موقعہ ملا۔ اور پھر جب مرحومہ پہلی دفعہ قادیان آئیں۔ تو میری ہمسائیگی میں کئی ماہ تک وہ ایک کرایہ کے مکان میں رہیں۔ میری مرحومہ بیوی امام بی بی کے ساتھ ان کا بہت تعلق محبت تھا۔ اور اکثر آمد و رفت رہتی تھی۔ مرحومہ احمدیت کے واسطے ایک مخلصانہ اور غیرت مندانہ جوش اپنے قلب میں رکھتی تھیں۔ اور باہر سے قادیان آنے والے دوستوں کی خدمت و خاطر کرنے میں اپنا فخر سمجھتی تھی۔ خاندان نبوت کے ساتھ مرحومہ کو اخلاص و محبت کا خاص تعلق تھا۔ غرض مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالکہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقامات مرحمت فرمائے۔ اور اپنے قرب خاص میں لے۔ اور حضرت میر صاحب اور عزیز مشتاق احمد اور دیگر پسماندگان مرحومہ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

اس موقعہ پر اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہیں ہوگا کہ کچھ عرصہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ سلسلہ کے لائق شاعر بالکل خاموش ہو بیٹھے ہیں۔ ان ایام میں جو کوئی تقریب شادی یا غمی کی ہوئی۔ سوائے حضرت گوہر کے کسی نے

اس مضمون کو الفضل کے کالموں میں بطور خاکسی کے درج کرنا چاہیئے۔ ۲۰ مئی ۱۹۳۷ء (الفضل) اس مضمون کو الفضل کے کالموں میں بطور خاکسی کے درج کرنا چاہیئے۔ ۲۰ مئی ۱۹۳۷ء (الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲۹)

(از مکرمی سید رشید احمد صاحب زابل سیستان)

۷ ۶/۳۷۔

مکرمی معظمی جناب میر صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اخبار الفضل میں آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کی وفات کی خبر پڑھ کر بہت افسوس ہوا۔ خاص کر اس لئے کہ پہلے اخبار میں ہی پڑھا تھا۔ کہ انہیں پہلے سے افاقہ ہو گیا تھا۔ خیال تھا۔ شفا کامل حاصل ہو جائیگی۔ مگر مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ خدا کی رضا پوری ہوئی۔ اور مرحومہ آپ کی رفاقت چھوڑ کر اپنے مولیٰ سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مجھے اور میری بیوی بچوں کو آپ سے اور آپ کے لواحقین سے اس صدمہ میں ہمدردی ہے۔ اور ہم سب دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور آپ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار سید رشید احمد عفی عنہ از زابل

(۳۰)

(از محترم نواب محمد علی خالصاحب آف مالیر کوٹلہ)

دار السلام دار الامان قادیاں

۲۷ مئی ۱۹۳۷ء۔

اخویم میر صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ۔

السلام علیکم۔ اچانک پتہ لگا۔ کہ آپ کے گھر سے انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اپنی حالت پر بہت ہی افسوس ہوا۔ کہ پاس رہتا ہوں۔ اور مجھے معلوم تک نہ ہوا۔ گویا کہ میں قادیان میں ہوں۔ وجہ یہ کہ اپنی کمزوری طبع کی وجہ سے آنا۔ جانا۔ ملنا جلنا مفقود۔ اس لئے بالکل کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ اڑتے اڑتے سن لیتا ہوں۔ کہ ایسا ہوا۔ اللہ تعالےٰ مجھ پر رحم کرے۔ مسعود احمد تو ہماری طرف سے آپ کے پاس پہنچ گیا تھا۔ مگر وہ بعد از وقت یعنی کل یا پرسوں۔ مگر میں چاہتا تھا۔ خود تعزیت ادا کروں۔ مگر ممکن نہ ہو سکا۔ اس لئے اس نیاز نامہ کے ذریعہ تعزیت ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور آپ کو اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

راقم محمد علی خاں۔

(۳۱)

(از مکرمی میاں محمد یوسف صاحب شملہ)

واجب العزت والاکرام جناب میر صاحب ایدک اللہ بنصرہٖ العزیز۔ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ فاروق میں آنجناب کی اہلیہ محترمہ کے روبصحت ہونے کا پڑھ کر اطمینان ہوا۔ اور دعا کی۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت عاجلہ عطا فرماوے۔ کہ الفضل میں آپ کی وفات کا پڑھ کر از حد صدمہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ محترمہ کو اپنے فضل ورحم سے اپنے جوار رحمت میں لے۔ اور آنجناب کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین

انا للہ وانا الیہ راجعون

آنجناب نے علاج معالجہ میں حد سے زیادہ کوشش فرمائی۔ لیکن جب وقت معینہ آجائے۔ کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا۔ زیادہ حد آداب۔ والسلام

خاکسار طالب دعا محمد یوسف سپرنٹنڈنٹ پنجاب سول سیکرٹریٹ۔

(۳۲)

(احباب جماعت احمدیہ گوجرہ)

چراغ منزل گوجرہ

۲۵ مئی ۳۷ء

مکرم ومعظم جناب مولانا حضرت میر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ کل کے الفضل میں جناب کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کی وفات حسرت آیات کی خبر پڑھ کر دل کو نہایت رنج ہوا۔ مجھے احباب جماعت احمدیہ گوجرہ کی طرف سے ہدایت ہوئی ہے۔ کہ میں جماعت ہذا کی طرف سے اظہار تعزیت کروں۔ واقعہ میں محترمہ مرحومہ کی علالت کے ایام میں آپ کی طرف سے علاج میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ لیکن سہ وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا ہے۔ کہ خداوند کریم محترمہ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دیوے۔ اور آپ لوگوں کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار احسن صدیقی برائے جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع لائل پور۔

(۳۳)

(از مکرمی سید عنایت حسن شاہ صاحب مدرس)

مکرمی ومعظمی جناب میر صاحب سلمہ الرحمٰن۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اخبار الفضل میں آپ کی اہلیہ محترمہ کی وفات کی افسوسناک خبر پڑھی۔ آپ کی طاقت اور استطاعت میں جس قدر علاج کی طاقت تھی۔ کی گئی۔ اور احباب نے بھی جن کو جناب سے دلی ہمدردی ہے۔ دردِ دل سے دعائیں کیں۔ مگر آخر وہی ہوا۔ جو خدا کو منظور تھا۔ ہم سوائے اس کے کہ آپ کو صبر کی تلقین کریں۔ اور محترمہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ کیا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور آپ کو طاقت صبر عطا فرماوے۔ میری تمام جماعت کی طرف سے اظہار ہمدردی ہے۔ والسلام

سید عنایت حسین شاہ بخاری لائل پوری ۲۶ ۵/۳۷

(۳۴)

(از مکرمی ملک عزیز احمد صاحب فیروز پور)

محترم ومکرم جناب قبلہ میر صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اخبار الفضل میں آپ کی اہلیہ کی خبر پڑھ کر دل کو سخت چوٹ لگی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مجھے اور میرے گھر والوں کی طرف سے اس صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ہوتا وہی ہے۔ جو خدا کو منظور ہو۔ بے شک آپ نے اپنی طرف سے علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مگر اللہ تعالےٰ کے کاموں کے سامنے کسی کی کیا پیش جا سکتی ہے۔ آپ کے لئے ایسے رفیق کا جدا ہو جانا واقعی ایک تکلیف کا باعث ضرور ہے۔ مگر اسی پر صبر ہے۔ والسلام۔ خاکسار عبد العزیز احمد عفی اللہ عنہ ۲۶ ۵/۳۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

ع۴۷۳۴۔ منکہ شیر محمدؐ ولد ابراہیم قوم شیخ پیشہ دکانداری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھماچوں ڈاکخانہ بنگہ ضلع جالندھر تبقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵ ۲/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت میری جائیداد کچھ نہیں ہے۔ اور میری ماہوار آمد تخمیناً ۱۰/۰ روپے ہے۔ میں تازیست اس کے دسویں حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتا ہوں۔ اور ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور میری فوتیدگی کے وقت اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد:۔ شیر محمدؐ احمدی کھماچوں نشان انگوٹھا بقلم خود

گواہ شد۔ عبدالرحیم ولد جمالدین بقلم خود کھماچوں۔

گواہ شد:۔ فضل الدین سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ۔

ع۴۷۹۲۔ منکہ عبدالرحمن ولد حاجی محمدؐ یوسف صاحب قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن پنڈی چری ڈاکخانہ سیدوالہ ضلع شیخوپورہ تبقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳ ۲/۳۷ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔

ایک کنال زمین سفید محلہ دارالفضل قادیان دارالامان برلب سڑک کلاں قیمتی ۷۵۰/- ہے۔ اور ایک کنال واقعہ دارالبرکات محلہ قادیان دارالامان ہے۔ اسکی قیمت ۴۰۰/- روپے ہے۔ اور رقم موجودہ ۱۴۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد تخمیناً 35 روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد مہیا کروں۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جو کچھ میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ وہ اس میں سے منہا کیا جائیگا۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ عبدالرحمن راجپوت پنڈی چری بقلم خود۔

گواہ شد۔ محمدؐ الدین احمدی بقلم خود پنڈی چری۔

گواہ شد۔ روشن دین سکرٹری وصایا پنڈی چری بقلم خود۔

ع۴۷۹۳۔ منکہ سید مرید احمدؐ ولد سید اختر الدین احمدؐ قوم سادات پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاک خانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑلیسہ تبقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ مارچ ۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ صرف میری ماہوار تنخواہ مبلغ ۴۰/- روپے ہے۔ میں اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ۴/- ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ سید مرید احمدؐ۔ گواہ شد۔ سید اختر الدین احمدؐ والد موصی۔ گواہ شد۔ سید صمصام الدین بقلم خود

ع۴۸۱۶۔ منکہ شریف احمدؐ ولد فضل کریم قوم بٹ پیشہ ٹھیکیداری عمر بتیس سال تبقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵ ۲/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد ایک مکان پختہ شہر سیالکوٹ مالیتی بارہ صد روپیہ نصف جس کا مبلغ چھ صد روپیہ ہوتا ہے۔ میں اس مکان کے ۱/۵ حصہ کا مالک ہوں۔ نیز اس کے علاوہ میرا گذارہ ماہوار آمدنی پر ہے۔ جو اوسطاً ۴۰/- ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمدنی اور جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ میں اپنی ماہوار آمد مبلغ دو روپے ماہوار ماہ بماہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔

العبد۔ شریف احمدؐ بقلم خود قادیان دارالامان۔

گواہ شد:۔ محمود احمدؐ احمدیہ میڈیکل ہال محلہ دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد۔ محمدؐ اسحاق احمدیہ میڈیکل ہال قادیان۔

ع۴۸۳۹۔ منکہ محمدؐ طفیل ولد فیض احمدؐ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۲۷ ۱۲/۳۲ ساکن ڈہریوالہ داروغہ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور تبقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ اپریل ۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ میں اس وقت محکمہ مال میں پٹواری ہوں۔ تنخواہ ۲۲/۱/- ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس یکصد روپیہ کی زمین رہن بھی ہے۔ میں اسکی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ تنخواہ کا ماہوار اور زمین کا فصلانہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ باقی ملکیتی اراضی ہے۔ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ ان کے نام اراضی ومکانات ہیں۔ اگر میری زندگی میں ان کی وراثت کا حق ملا۔ تو اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وارث صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میں جائیداد چھوڑ جاؤں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اسی قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

العبد۔ بقلم خود محمدؐ طفیل پٹواری حلقہ جاگووال بیٹ تحصیل وضلع گورداسپور۔ گواہ شد۔ دلاور خاں ولد چودھری سلطان احمدؐ قوم جٹ بقلم خود۔ ڈہریوالہ داروغہ

گواہ شد:۔ حکیم شیخ محمدؐ ولد علی محمدؐ ساکن ڈہری والہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ع ۴۷۹۹۔ منکہ لال بی بی زوجہ عبدالکریم صاحب ناگنڈ قوم شیخ عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن دیودرگ ضلع رائچور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۳۷ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت صرف مہر ہے۔ جو رقمی دوسو روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد جو بھی جائیداد میرے حق میں ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق انجمن مذکور کرتی ہوں۔

العبد۔ لال بی بی بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد عبدالکریم بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد عبدالرحیم سکرٹری انجمن احمدیہ رائچور بقلم خود۔

ع ۴۸۴۷۔ منکہ رحمت علی ولد چودھری قاسم علی آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۲۷ دسمبر ۳۲ء ساکن تلون ڈاکخانہ خاص تحصیل پھلور ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۳۷ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ کیونکہ ابھی میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ ہماری جدی جائیداد زمین ومکان وغیرہ تقسیم نہیں ہوئے البتہ ان کی وفات پر جسقدر جائیداد میرے حصہ میں آئے گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

۲۔ اس وقت میرا گذارہ مبلغ پچیس روپے ماہوار آمد پر ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری وفات پر جس قدر جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہذا یہ وصیت لکھدی۔ تاکہ سند رہے۔

العبد۔ رحمت علی کلرک محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ ٹاہلی ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد۔ محمد طفیل خاں محمد آباد اسٹیٹ گواہ شد۔ ملک گل محمد اسٹیٹ ایجنٹ و پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ

ع ۴۸۵۱۔ منکہ نور احمد ولد مستری نورالدین قوم ترکھان پیشہ معماری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳۶ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میں یہاں معماری کا کام کرتا ہوں۔ اور روزانہ ایک روپیہ کماتا ہوں۔ مہینہ میں جس قدر میری آمدنی ہوگی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ نیز یہ کہ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ لہذا یہ چند حروف بطور وصیت نامہ تحریر کردیئے ہیں۔ کہ سند رہے۔

العبد۔ مستری نور احمد بقلم خود۔ گواہ شد۔ خیرالدین سیکھوانی مختار عام بقلم خود۔ گواہ شد۔ نور محمد کلرک بیت المال قادیان۔

ع ۴۸۶۱۔ منکہ غلام صادق ولد میاں محمد الدین صاحب مرحوم قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ماہ ستمبر ۳۵ء ساکن پسرور محلہ کھوکھراں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک مکان پختہ مشتمل دو دالان ایک کوٹھڑی ایک بیٹھک اور ایک ڈیوڑھی بحدود اربعہ ذیل جانب شمال عام گلی جانب جنوب مکان بشیر احمد صاحب برادر خود جانب مشرق مکان میاں مہرالدین صاحب پٹواری چچا خود جانب مغرب مکان نتھو دارو گبرد جائے سفید ملکیتی نبی بخش وغیرہ کھوکھر واقعہ آبادی شہر پسرور ضلع سیالکوٹ۔

۲۔ جائے سفید ملحقہ مکان مذکور تخمیناً پانچ مرلہ۔

اس مکان اور جائے سفید کی موجودہ قیمت تخمیناً دو ہزار روپیہ ہوگی۔ اس جائیداد میں ہم دو بھائی نصف نصف کے حصہ دار ہیں۔ اور اس جائیداد کے اپنے نصف حصہ کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ مبلغ پندرہ روپے ماہوار آمد پر ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ بوقت وفات مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کا کل حصہ یا کل حصہ کی قیمت یا جزو قیمت ادا کردوں۔ تو وہ حصہ یا اسکی قیمت ادا شدہ متصور ہوگی۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کردی ہے۔

المرقوم ۶/۳۷ ۲۹

العبد:۔ غلام صادق مدرس محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ ٹاہلی ضلع تھرپارکر سندھ بقلم خود۔ گواہ شد۔ چودھری غلام رسول پٹواری محمد آباد اسٹیٹ بقلم خود۔ گواہ شد۔ رحمت علی کلرک محمد آباد اسٹیٹ۔

ع ۴۸۶۰۔ منکہ محمد عبداللہ ولد وریام قوم آرائیں پیشہ زمینداری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ماہ مارچ ۲۶ء ساکن کوٹلہ صوبا سنگھ ڈاکخانہ بھومان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹ر جولائی ۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) تین گھماؤں زرعی اراضی معہ حصہ چاہ واقعہ رقبہ موضع کوٹلہ صوبا سنگھ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور جو کہ مبلغ الصلا ۔۔ ریں رہن باقبضہ ہے (۲) ایک مکان خام رہائشی و ایک حویلی قیمتی اندازاً ۱۱۰۰/- روپیہ۔ مجھے چونکہ اپنے وطن سے سندھ میں آئے عرصہ چار سال سے زاید ہو چکا ہے۔ اس لئے خیال ہے۔ کہ مکان اور حویلی اپنی اصل صورت میں باقی نہیں ہوں گے۔ اور یہ سفید زمین کی ہی قیمت لگائی گئی ہے۔ مکان اور حویلی کا حدود اربعہ علی الترتیب حسب ذیل ہے۔ (۱) جانب شمال حسینا بافندہ۔ جنوب گلی شارع عام۔ جانب شرق شارع عام۔ جانب غرب مکان حاجی جیون

(۲) جانب شمال حویلی بڈھا ولد لاڈا قوم آرائیں۔ جانب جنوب شاملات دیہہ۔ جانب مشرق کھیت بڈھا ولد لاڈا۔ جانب مغرب شارع عام وچاہ کوٹ والا۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ زمیندارہ آمدنی پر ہے۔ جو اندازاً دو ہزار روپیہ سالانہ ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ہر دو فصل ربیعہ اور خریف پر باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر جسقدر

(دائیں طرف) ...ں میں بانتظام مولوی عطاء ...ں کے حصہ کی ...ں فاروقی ...ں

(بائیں طرف) ...ں جائیداد ...ں کی ...ں صدر انجمن احمدیہ قادیان ...ں ...ں ...ں